برقِ آسمانی
بر
حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
فتنہ شیطانی
فتنہ شیطانی
فتنہ شیطانی
فتنہ شیطانی
البرہان پبلی کیشنز

یا اللہ جل جلالہ ۷۸۶ / ۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

نام نہاد مناظر اسلام ملاں یوسف رحمانی کے ابلیسی افتراءات
و شیطانی خرافات کا مدلل و مسکت جواب

برق آسمانی
بر
فتنہ شیطانی

اہل علم و انصاف کی خدمت میں ایک اہم پیشکش اور دعوت غور و فکر

از: قاطع دیوبندیت فاتح نجدیت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی

البرہان پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

وعلیٰ آلک واصحابک یا سید المرسلین

نام کتاب	برق آسمانی بر فتنۂ شیطانی
مصنف	علمبردارِ مسلک اعلیٰ حضرت ضیغم اہلسنت علامہ مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
ضخامت	۲۰۸ صفحات
ناشر (طبع اوّل)	مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال
اشاعت حاضرہ	۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۴ ہجری قدسی / اپریل ۲۰۰۳ء
ناشر	البرہان پبلیکیشنز، لاہور
زیر اہتمام	محمد سلیم جلالی قادری
ہدیہ	

ملنے کا پتہ

☆ ناظم اعلیٰ بزمِ رضویہ، ۱۴/۳۷ داتا نگر بادامی باغ، لاہور

☆ مکتبۂ اعلیٰ حضرت، گنج بخش روڈ، لاہور ☆ سُنی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور

☆ شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور ☆ ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ، لاہور

☆ مکتبۂ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی ☆ مکتبہ انوارِ رضا، مقام رضا، مدینہ ٹاؤن میلسی

☆ مکتبۂ اہل سُنت (انجمن انوار القادریہ) برائٹ کارنر دوکان نمبر ۹ سبزی منڈی، کراچی

☆ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم، کڈھالہ (مجاہدہ آباد)، ضلع بھمبر، آزاد کشمیر براستہ گجرات

☆ رضا اکیڈمی ۲۶/ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی نمبر ۳

راکب دوش پیمبر تھا پر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا فتویٰ ہے۔ یعنی جو لوگ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کو راکب دوش پیمبر کا مرتبہ نبوت و رسالت سے دوبالا قرار دیتے ہیں وہ کافر و مرتد ہیں نہ کہ مشکل کشا کہنے والے۔ لیکن مصنف "سیف شیطانی" اپنے اندھے پن کے باعث صحیح بات سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور پھر استعداد و قابلیت اور علم تحقیق کا یہ عالم ہے کہ ہر بکواس کے ثبوت میں ہفت روزہ "چٹان لاہور" کا حوالہ دے رہا ہے۔ کتنا مستند و معتبر راوی ہے۔

صریح جہالت و بہتان

اور بکواس سُنیے اور بے ایمانی کی داد دیجئے۔

"احمد رضا خاں بریلویوں کے خُدا" ہیں کے زیر عنوان صد۱۹ پر لکھا ہے

یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
تیرا اور سب کا خُدا احمد رضا

لیکن کمال خیانت اور بے ایمانی ہے اس سے آگے کا شعر ہضم کر گیا۔ دونوں شعر اس طرح ہیں ؎

یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
تیرا اور سب کا خُدا احمد رضا
تیری نسل پاک میں پیدا کرے
کوئی تجھ سا دوسرا احمد رضا

(ملاحظہ ہو "نغمۃ الروح")

حالانکہ ان اشعار میں شاعر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو خُدا نہیں کہہ رہا بلکہ اعلیٰحضرت اور سب کے خُدا سے دُعا کر رہا ہے۔

بتائیے خیانت اور بے ایمانی کے سوا دیوبندیت کے پلے میں کیا ہے؟ ہر بات میں جعلسازی اور فریب ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

تضاد بیانی

ملاحظہ ہو ص۲۹ پر تو سرکار اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کو بریلویوں کا خُدا قرار دیا تھا۔ ص۹۰ ملاحظہ ہو اپنے شیطانی تخیلات سے ایک اور رضا خانی خدا تجویز کر لیا لکھتا ہے

"رضاخانی خُدا" ؎

فرید باصفا ہستی — محمد مصطفیٰ ہستی
چھپا گویم چھپا ہستی — خدا ہستی خدا ہستی

"دیوان محمدؐ" کا حوالہ بغیر صفحہ کے دیا گیا ہے۔ نامعلوم یہ کتاب کب اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمائی تھی اور کب دیوبندیوں کے وہمی خیالی پریس "صبح صادق سیتاپور" میں چھپی تھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک

وقت میں دو دو خدا ہو سکتے ہیں۔ بریلویوں کے دو دو خدا بیک وقت گھڑ کر انہیں مسلمان بھی تسلیم کر رہا ہے۔ "دیوان محمد" کے ان اشعار سے قبل لکھتا ہے۔ یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود۔ بھلا جو دو دو انسانوں کو خدا مانتا ہو کیا وہ بھی مسلمان ہو سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ طلاقِ رحمانی کی دروغ گوئی و دل کی بھڑاس ہے۔

مصنف "سیف شیطانی" نے تکفیری افسانہ کا انداز اختیار کرتے ہوئے کچھ نقالی بھی فرمائی اور جس طرز پر ہم نے ان کے اکابر کے عقائد و کفریات و تضادات پیش کئے تھے اس کو بھی یہ شوق چرایا ہے صفحہ ۲۹ پر احمد سعید کاظمی کا فتویٰ کے زیرِ عنوان مولانا کاظمی صاحب کا فتویٰ نقل کرتا ہے "جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے وہ مشرک و ملحد ہے"۔ (تسکین الخواطر صفحہ ۱) معلوم نہیں کاظمی صاحب کی یہ عبارت نقل کرنے سے جاہل مصنف کو کون سا فائدہ پہنچا اگر وہ

؎ یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا — تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

لکھنے والے شاعر پر مشرک و ملحد کا فتویٰ لگانا چاہتا ہے تو یہ غلط ہے کہ اولاً تو شاعر نے اعلیٰحضرت کو خدا کہا ہی نہیں بلکہ اعلیٰحضرت اور سب کے خدا سے دعا کر رہا ہے۔ مصنف مردود نے بے ایمانی کر کے آخری شعر نقل نہیں کیا۔ اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ شاعر نے خدا کہا ہے تو مولانا کاظمی صاحب اپنے بیان میں وصف الوہیت ماننے والے کو ملحد و مشرک فرما رہے ہیں۔ وصف اور ذات میں فرق ہے لہٰذا کوئی تضاد نہ ہوا۔ دوم یہ کہ سرشتہ جاہل مصنف مولانا علامہ کاظمی صاحب کی "تسکین الخواطر صفحہ ۲۵" سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کر کے تضاد ثابت کرنا چاہتا ہے اور خود کاظمی صاحب کو اپنے ہی فتویٰ سے ملحد و مشرک بنانا چاہتا ہے تو یہ بھی نری حماقت اور پہلے درجہ کا پاگل پن ہے۔ مولانا علامہ کاظمی صاحب "تسکین الخواطر صفحہ ۲۵" کی عبارت میں فرما رہے ہیں "اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو جنہیں وہ چاہتا ہے اپنی کل صفات جمع کر دیتا ہے"۔ یہ مصنف جاہل کی بے ایمانی ہے وہ کاظمی صاحب کی عبارت میں تضاد ثابت کرنے کے لئے اس جگہ صفات کے درمیان بریکٹ بند کر کے صفات (الٰہیہ) لکھ کر مفہوم بدل رہا ہے اور پھر مولانا کاظمی صاحب اپنی اس عبارت کی وضاحت میں کہ کل صفات جمع کر دیتا ہے اس کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں "لفظ کل سے وہ کل صفات مراد ہیں جن کا مظہر ہونا بندہ کے حق میں شرعاً و عقلاً ممکن ہے"

لیکن جاہل دیوبندی خائن مصنف کاظمی صاحب کا وضاحتی حاشیہ ہضم کر گیا اور اپنے زعم باطل میں تضاد ثابت کر دیا جو سراسر بددیانتی و بے ایمانی پر مبنی ہے۔ بے مقصد و بے ربط باتیں بنانا مصنف "سیفِ شیطانی" کا محبوب مشغلہ ہے۔ مفتی احمد یار گجراتی کا عقیدہ کے زیرِ عنوان صفحہ ۳۰ پر لکھتا ہے

میں قلاں جوزف اور اس کے پاکستانی غلام خانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو "سیف شیطانی" میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتح سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ملجا و ماوی حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمانی کی ٹھیکیداری کانگرسی کٹھ پتلی حسین احمد صدر دیو بند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دو خدا کا تصور | کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔ یہی حال ٹکیسی مناظر اسلام مصنف "سیف شیطانی" کا ہے۔ صـ۱۰۲ـ پر بکتا ہے۔

"بریلویوں کا خدا مشرک ہے" العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف "فیوضات فریدیہ" کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موجد در حقیقی مشرک خدا جل شانہ ہے۔ مصنف "سیف شیطانی" نے اپنے اس بیان سے شرک کدہ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے صـ۱۰۲ـ کی سرخی میں خود لکھا ہے "بریلویوں کا خدا مشرک ہے"۔ گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف "سیف شیطانی" خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف "سیف شیطانی" کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی اپنے بقول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر ملاں جی

خود بھی رجسٹرڈ مشرک ثابت ہوئے ۔

الجھا ہے پاؤں نجدی کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اور پھر خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو یہ بدبخت خود بھی "رحمۃ اللہ علیہ" اور برگزیدہ انسان مان کر ولی کامل تسلیم کر چکا ہے اگر خدانخواستہ فی الواقعہ خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ نے ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ جاہل مصنف نے سمجھا تو پھر اپنے بقول مشرک خدا کے بندے کو ولی کامل مان کر رحمۃ اللہ علیہ لکھ کر پھر دوبارہ اپنے ہی فتوٰی سے ڈبل مشرک ہوا۔

حضرت فضیل ابن عیاض اور امام جعفر صادق پر افتراء

ص۱۴۰ پر ہی خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی "فیوضات فریدیہ" کے حوالے سے لکھا ہے،

(۱) حضرت فضیل ابن عیاض نے فرمایا میں عرش و کرسی لوح اور قلم ہوں میں جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں میں ہی موسیٰ و عیسیٰ اور محمد ہوں۔

(۲) امام جعفر صادق نے فرمایا ہے۔ میں قرآن مجید کو جتنا بار پڑھتا ہوں کہ قرآن کو اپنا ہی کلام سمجھتا ہوں۔

بتلائیے ان دونوں بزرگوں میں سے کون سا فاضل بریلی ہے یا کون سا فاضل بریلوی کے حلقہ بیعت میں شامل ہے؟ ایک ہزار سال سے بھی زمانہ پہلے کے بزرگوں کے اقوال کو بریلویوں کے ذمہ لگایا جا رہا ہے۔ ہم بقلم خود مناظر اسلام سے پوچھتے ہیں اگر فی الواقعہ حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت امام جعفر صادق کے ایسے عقائد ہیں جیسا کہ تم نے نقل کیا تو بتائیے ایسا لکھنے والوں کے متعلق صاف و صریح حکم شرعی کیا ہے؟ آیا وہ مسلمان ہیں یا کافر و مرتد و مشرک ہیں؟ ملاں جی کی حالت عجیب ہے۔

ع صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں